Digitized By Khilafat Library Rabwah

194

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل بیتیون من یشاء عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۳ | ۲۵ ماہ ظہور ۱۳۲۴ ہش | ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ | ۲۵ اگست ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۹۹

850a. Ch. Fazl Ahmad Sb. B.A.B.T.
A.D. I of Schools
Block No. 16
SARGODHA.

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۴ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی سے ۷ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ آج خطبہ جمعہ حضور نے پڑھا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضل خدا بہتر ہے۔ فالحمد للہ۔

اہل بیت اور دیگر خدام حضور بخیر و عافیت ہیں۔

قادیان ۲۴ ماہ اگست۔ آج خطبہ جمعہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھا۔

صاحبزادہ کیپٹن مرزا داؤد احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ کوہاٹ سے تشریف لائے۔

روزنامہ الفضل قادیان ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ

دوسری جنگ عظیم حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے فرمودہ علم کے مطابق

نہایت غیر معمولی حالات میں ۱۹۴۵ء میں ختم ہوئی

از ایڈیٹر

دوسری جنگ عظیم کے دوران میں خدا تعالےٰ نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو الہامات و رؤیا اور کشوف کے ذریعہ جو خبریں قبل از وقت بتائیں۔ اور جو اپنے وقت پر نہایت صفائی کے ساتھ پوری ہوئیں۔ ان میں سے ہر ایک نہایت شاندار اور حق و صداقت کیطرف راہ نمائی کرنے والی اور خدا تعالےٰ کی ہستی کا ثبوت پیش کر رہی ہے۔ لیکن حضور کی زبان پر جنگ کے خاتمہ کے متعلق جو الفاظ جاری کئے گئے اور پھر جس رنگ میں وہ پورے ہوئے انہیں دیکھ کر ہر عقل و سمجھ رکھنے والا انسان تسلیم کریگا کہ سوائے خدا تعالےٰ کے کہ صرف وہی عالم الغیب ہے۔ اور وہی قادر مطلق۔ کسی کی طاقت نہیں کہ بہت عرصہ قبل ایسی بات جو دنیا کی عظیم الشان حکومتوں سے تعلق رکھتی ہو۔ اور جسکا اثر ساری دنیا پر پڑ رہا ہو کسی کو بتا سکے اور پھر وہ اس شان اور صفائی کے ساتھ عین وقت پر پوری ہو جائے

جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں بتایا گیا ہے۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جاپان کے جنگ میں شریک ہونے کے ساتھ ہی خدا تعالےٰ کے دکھائے ہوئے رؤیا کی بناء پر یہ بھی فرمادیا تھا۔ کہ گو جاپان کو ابتدا میں کامیابی حاصل ہوگی۔ اور انگریزوں کو اس کے مقابلہ میں شکست کھانی پڑیگی۔ لیکن

”اگر ایسی حالت میں انگریزوں نے مقابلہ کو جاری رکھا۔ تو امید ہے کہ ان کی شکست فتح سے بدل جائے گی۔“ (الفضل ۲۱ دسمبر ۱۹۴۱ء)

آخر ایسا ہی ہوا اگرچہ ابتدا میں انگریزوں کو جاپان کے مقابلہ میں نہایت خطرناک شکستیں کھانی پڑیں۔ لیکن آخر کار نتیجہ وہی نکلا۔ جو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو اس جنگ کے شروع ہوتے ہی بذریعہ رؤیا بتادیا گیا تھا۔ اور جو آج ہر ایک کے سامنے ہے۔ کہ انگریزوں کی شکست نہایت شاندار فتح سے بدل گئی ہے۔

اسکے علاوہ اس پیشگوئی کا ایک اور پہلو بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ اسکے متعلق حضور پر بہت عرصہ قبل یہ بھی واضح ہوگیا تھا کہ یہ کب ختم ہوگی۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے حضور کی زبان پر یہ الفاظ جاری کئے جو ۴ ستمبر ۱۹۴۲ء کے خطبہ جمعہ میں کہے گئے۔ اور ۱۲ ستمبر ۱۹۴۲ء کے الفضل میں شائع ہو چکے ہیں:

”جہاں تک تو جنگ کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ۱۹۴۴ء تک یا ہو سکتا ہے ۱۹۴۵ء تک۔ یا اس سے پہلے اگر خدا چاہے ختم ہو جائیگی۔“

ان الفاظ میں خدا تعالےٰ نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ذریعہ جنگ کے ختم ہونے کے وقت کی تعیین کی اور آج دنیا پر واضح ہوگیا ہے۔ کہ یہ تعیین بالکل درست اور صحیح تھی۔ ظاہری حالات اور جنگجو اقوام کے بیانات کے بالکل خلاف لڑائی ۱۹۴۵ء میں ختم ہوگئی۔ اور اس کے لئے خدا تعالےٰ نے نہایت ہی غیر معمولی سامان فراہم کر دیئے۔ اس وقت جنگ کے عام حالات کیا تھے؟ وہ کن حالات میں لڑی جا رہی تھی۔ اور محاربین کے عزائم و ارادے کیا تھے؟ اس کا کسی قدر اندازہ ان بیانات سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو فریقین کیطرف سے شائع ہو رہی تھیں۔ اگرچہ جرمنی نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پیشگوئی کے عین مطابق اسی سال میں اس تاریخ کو ہتھیار ڈال دیئے جو حضور نے قبل از وقت بیان فرمادی تھی۔ اور اس طرح اتحادیوں کو جاپان کے مقابلہ کے لئے بہت کچھ آسانیاں اور سہولتیں حاصل ہوگئی تھیں۔ تاہم نہ تو اتحادی یہ سمجھتے تھے کہ اب وہ آسانی کے ساتھ جلد ہی جاپان کو سرنگوں کر سکیں گے۔ اور نہ جاپانیوں کے وہم و گمان میں یہ بات تھی۔ کہ وہ تھوڑے ہی عرصہ کے اندر اندر ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو سکیں گے۔

چنانچہ جرمنی کے شکست کھانے کے بعد امریکہ نے پروپیگنڈا کے ذریعہ جاپانی پبلک میں جب بد دلی پیدا کرنی چاہی۔ تو جاپان میں اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا۔ کہ خود امریکہ جنگ سے تنگ آ چکا ہے۔ چنانچہ ۵ جون کو ٹوکیو ریڈیو کے اعلانچی نے اعلان کیا کہ امریکہ ریڈیو کا پروپیگنڈا اور بمبار جہازوں کے ذریعہ پھینکے جانے والے اشتہارات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ امریکی لوگ جنگ سے تنگ آ چکے ہیں۔“ ٹوکیو کی ۹ جون کی خبر میں بتایا گیا۔ کہ ”وزیراعظم جاپان نے آج ڈائٹ میں تقریر ہوئے کہا جاپانی اپنے اتحادیوں کی امداد اور جنگ میں فتح حاصل کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہو [illegible]

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کودا ہے۔ اور آخری دم تک لڑیگا"۔ سان فرانسسکو سے ۱۸ جون کو جرمنی میں سابق جاپانی سفیر ہونڈا کی ایک اپیل شائع کی گئی جس میں جاپانیوں کو مخاطب کر کے کہا گیا "اگر ہم اپنی سرزمین پر دس یا بیس سال تک مزاحمت جاری رکھینگے۔ تو آخرکار دشمن کی طاقت یقینی طور پر ٹوٹ جائیگی"۔ گویا کم از کم دس اور زیادہ سے زیادہ بیس سال تک جاپانی جنگ کو جاری رکھنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ ۱۶ جون کو جاپان ریڈیو کی یہ خبر شائع ہوئی۔ کہ وزیر اعظم جاپان نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ "جرمن سپاہیوں اور جاپانی سپاہیوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ جاپانی اس کاز میں یقین رکھتے ہیں۔ جس کے لئے وہ لڑ رہے ہیں۔ اس لئے جاپان جرمنی کی طرح ہتھیار نہیں پھینکے گا"۔

غرض جاپان نہ صرف ہتھیار نہ ڈالنے کے متعلق بڑے بڑے دعوے کر رہا تھا۔ بلکہ اس نے ۱۴ جون کو ریڈیو پر یہ بھی اعلان کیا۔ کہ "جاپان بہت جلد اس پوزیشن میں ہو جائیگا۔ کہ امریکہ سے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈلوائے۔ اس نے یہ بھی کہا۔ کہ ہمارا ارادہ امریکہ کے شہریوں پر بمباری کرنے کا نہیں۔ بلکہ ہم تو امریکنوں کو غلام بنانا چاہتے ہیں"۔

۲۰ جون کو لندن سے جاپانی کیبنٹ کے متعلق رائٹر نے یہ خبر شائع کی۔ کہ اس نے آج اپنی قوم کو متنبہ کیا ہے۔ کہ "ان کی قوم کو اس وقت ایک بہت بڑا خطرہ درپیش ہے۔ اتنا بڑا خطرہ جو سات سو سال پہلے منگولین حملے کے وقت پیش آیا تھا۔ اب جاپان کی قسمت کا فیصلہ کرنے کا وقت ہے۔ ہم اپنی مقدس سرزمین کو جس کی ہمارے آباؤ اجداد کامیابی سے حفاظت کرتے رہے ہیں۔ ہر قیمت پر محفوظ رکھینگے"۔

ان چند خبروں سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ جرمنی کے ہار جانے کے بعد بھی جنگ کے متعلق جاپان کے کیا دم خم تھے۔ اور یہ اس کی محض دھمکیاں نہ تھیں۔ بلکہ ان میں بہت کچھ حقیقت تھی۔ اتنی زیادہ حقیقت کہ خود اتحادیوں کا بھی یہی اندازہ تھا۔ کہ جاپان سے بہت سخت اور بہت لمبی جنگ لڑنا پڑے گی چنانچہ لنڈن سے ۲۹ مئی کو جاپانی فوجی طاقت کا جو اندازہ شائع کیا گیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ "شمالی چین میں چھ لاکھ نوے ہزار۔ منچوریا میں تین لاکھ۔ وسطی اور جنوبی چین میں تین لاکھ۔ ہند چینی میں ساٹھ لاکھ بورنیو میں ایک لاکھ بیس ہزار سے ڈیڑھ لاکھ تک۔ سماٹرا میں ستر ہزار سے نوے ہزار تک۔ جزائر انڈیمان اور نکوبار میں بیس ہزار۔ برہما میں ساڑھے تین لاکھ اس کے ساتھ ہی یہ بھی اعلان کیا گیا۔ کہ "خیال کیا جاتا ہے۔ ابھی تک تمام قابل بھرتی نوجوانوں کو نہیں بلایا گیا۔ اور کم از کم پانچ لاکھ نئی فوج بھرتی کی جاسکتی ہے"۔

جاپان سے زیادہ تر مقابلہ امریکہ کا تھا۔ اور امریکہ جس نظر سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اس کا کچھ اندازہ ذیل کی خبروں سے لگایا جاسکتا ہے۔ واشنگٹن سے ۲ جون کو ایک خبر شائع کی گئی۔ جس میں لکھا:۔ "صدر ٹرومین نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ جاپانیوں کے پاس چالیس لاکھ مسلح فوج موجود ہے۔ جو اس جرمن فوج سے بہت زیادہ ہے جس سے ہمیں مغربی یورپ میں مقابلہ تھا۔ اور جاپان ابھی مزید بھاری فوج بھرتی کرسکتا ہے۔ ابھی تک ہمیں جاپان کی بڑی فوجی طاقت سے سامنا نہیں ہوا۔ جاپانی ہوائی طاقت میں ابھی تین ہزار سے زائد جنگی طیارے موجود ہیں۔ اور بمباری کے باوجود جاپان ابھی تک ہر ماہ ایک ہزار نئے طیارے تیار کر رہا ہے"۔ واشنگٹن سے ۲ جون کی یہ خبر بھی اخبارات میں شائع ہوئی۔ کہ "امریکن وار پروڈکشن بورڈ اس خیال کو سامنے رکھ کر کام کر رہا ہے۔ کہ جاپان کے خلاف جنگ ۳۰ جون ۱۹۴۶ء تک جاری رہیگی"۔

فریقین کی طرف سے اس قسم کی جو خبریں شائع ہوئیں۔ ان سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ جنگ کے متعلق ان کے کیا خیالات تھے۔ اور یہ خیالات کوئی قیاسی اور وہمی نہ تھے۔ بلکہ اتحادی جاپان کے ساز و سامان کو دیکھ کر اور اس کی غیر معمولی بہادری اور جاں نثاری کو پیش نظر رکھ کر اس کے سوا کچھ اور کہہ ہی نہ سکتے تھے۔ لیکن ادھر خدا تعالیٰ اپنے ایک بندے کی زبان پر یہ جاری کر چکا تھا کہ لڑائی ۱۹۴۵ء میں ختم ہو جائیگی۔ اب اگر وہی معمولی حالات جاری رہتے۔ جن میں سے اس وقت تک جنگ گزر رہی تھی۔ اور جنگ ختم ہونیکی کوئی غیر معمولی صورت پیدا نہ ہوتی۔ تو اس میں ذرا بھی شک و شبہ نہیں۔ کہ لڑائی ۱۹۴۵ء میں قطعاً ختم نہ ہوتی مگر وہ خدا جو ہر چیز پر قادر ہے۔ اس نے اتحادیوں کو اٹیم بم جیسی خوفناک چیز ایجاد کر لینے کی طاقت دیدی۔ تاکہ اس کے ذریعہ ۱۹۴۵ء میں ہی لڑائی ختم ہو جائے۔ چنانچہ اس اٹیم بم کے پہلے ہی حملہ کے بعد جاپان ہتھیار ڈالنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اور اس طرح لڑائی ختم ہو گئی۔ جاپان اسی کو اپنی شکست کا موجب قرار دے رہا ہے۔ اور اتحادی اس سے انکار نہیں کر رہے۔ بلکہ اسے درست مانتے ہیں۔ چنانچہ برطانوی پارلیمنٹ کے حال کے اجلاس میں کنسرویٹو پارٹی کے ایک ممبر لیفٹیننٹ ٹیڈنگ نے اپنے بیان کی تائید میں کہا۔ "جاپان اپنے باشندوں کو بتا رہا ہے۔ کہ اس کی فوج کو شکست نہیں ہوئی۔ بلکہ اتحادی سائنسدانوں کے ہاتھوں لوگوں کو شکست ہوئی ہے"۔

غرض اگر اس وقت اٹیم بم ایجاد نہ ہوتا اور جس طرح سالہا سال سے اس ایجاد کی تکمیل معرض التوا میں پڑی ہوئی تھی۔ اب بھی پڑی رہتی۔ تو نہ جاپان ہتھیار ڈالنے کے لئے تیار ہوتا۔ اور نہ ۱۹۴۵ء میں لڑائی ختم ہوتی لیکن چونکہ خدا تعالیٰ آج سے کئی سال پہلے اپنے ایک محبوب بندے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے منہ سے یہ اعلان کرا چکا تھا۔ کہ لڑائی ۱۹۴۵ء میں ختم ہو جائیگی۔ اس لئے اب جبکہ ۱۹۴۵ء خاتمہ کے قریب پہنچ رہا تھا۔ اس ایجاد کو مکمل کرا دیا۔ تاکہ لڑائی ختم کرا دی جائے۔ چنانچہ اس نے پہلے ہی وار میں جاپان کو گھٹنے ٹیک دینے اور مکمل شکست تسلیم کر لینے پر مجبور کر دیا۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کی ہستی اور اسلام کی صداقت کا نہایت عظیم الشان نشان حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعے ظاہر ہوا۔

مبارک ہیں وہ جو اس سے فائدہ اٹھائیں اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دامن سے وابستہ ہوں اور افسوس ان پر جو ایسے کھلے اور عظیم الشان نشان دیکھنے کے باوجود خدا تعالیٰ کی طرف رخ نہ کریں*

وہ رَو جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ جماعت میں پیدا کرنا چاہتے ہیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد ہے۔ کہ "اگر تم چاہتے ہو کہ تم اور تمہاری نسلیں آئندہ ناکامی کا مونہہ نہ دیکھیں۔ تو خیالات کی وہ رَو جو میں پیدا کرنا چاہتا ہوں۔ اسے اپنے اور اپنی آئندہ نسلوں کے دلوں میں پیدا کرو"۔ حضور کے اس ارشاد کے پیش نظر حضور کے چند ارشادات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں، جنہیں نہایت غور سے پڑھنا چاہیئے۔ اپنے دل میں خاص جگہ دینی چاہیئے۔ اور ان کے مطابق اپنے آپ کو بنانے کی انتہائی کوشش کرنی چاہیئے۔

قربانیوں کیلئے اپنے آپکو تیار کرنا چاہیئے

فرمایا:۔

"ہمارے دلوں میں یہ ایمان ہونا چاہیئے۔ کہ گو خدا تعالےٰ ہمیں تلوار کے جہاد کے لئے کھڑا نہیں کریگا۔ لیکن اگر اس کی مشیت تلوار کے جہاد کا فیصلہ کردے۔ تو موقع آنے پر ہم اس جہاد کے لیے تیار ہوں گے۔ اور اپنی جانیں احمدیت کے لئے قربان کردیں گے۔ جب تک ہم اس قربانی کے لیئے اپنے آپکو تیار نہیں کرتے بلکہ جبتک ہم ہر اس قربانی کے لئے اپنے آپکو تیار نہیں کرتے جو پہلے انبیا کی جماعتوں کو کرنی پڑی۔ اور اپنے نفوس کو اس بات پر آمادہ نہیں کرتے۔ کہ جب بھی اور جس قسم کی بھی قربانی کا موقعہ آیا۔ ہم اپنے آپ کو پیش کردینگے۔ اس وقت تک ہم کبھی بھی اپنے ایمان کی پختگی پر یقین نہیں رکھ سکتے"۔ (الفضل ۱۲ اپریل ۱۹۴۴ء)

ہر شخص سے حُسن سلوک کرنا چاہیئے

فرمایا:۔ "کیا یہ ہوسکتا ہے کہ تمہاری جیب میں مشک پڑا ہو۔ اور اس کی خوشبو صرف تمہارا دوست سونگھے۔ تمہارا دشمن اسکو نہ سونگھ سکے؟ کیا یہ ہوسکتا ہے کہ تمہارے گلے میں پھولوں کا ہار پڑا ہوا ہو اور اس کے پھولوں کی مہک تمہارے دماغ میں تو آئے۔ یا تمہارے عزیز دل کے دماغ میں تو آئے۔ لیکن تمہارا غیر اس سے محروم رہے؟

کیا یہ ہوسکتا ہے۔ کہ اگر تم خوبصورت ہو۔ تمہارا رنگ سفید ہو۔ تمہارے نقش اچھے ہوں تو تم اپنے دوست کو تو خوبصورت نظر آؤ۔ لیکن دشمن کو خوبصورت نظر نہ آؤ؟ اگر تمہارے اندر حسن پایا جاتا ہے۔ تو وہ ہر شخص کو نظر آئیگا۔ چاہے تمہارا واقف ہو یا ناواقف اسی طرح اگر تمہارے گھر میں گند ہوگا۔ تو یہ نہیں ہوگا۔ کہ اگر وہاں تمہارا دشمن آجائے تو اس کا دماغ تو گند سے پھٹنے لگے۔ لیکن تمہارے دوست کو گند محسوس نہ ہو۔ یقیناً جس طرح تمہارے دشمن کا دماغ پھٹے گا۔ اسی طرح اس گند سے تمہارے دوست کا دماغ بھی پھٹے گا

اسی طرح اگر تمہارے پاس خوشبو ہے۔ تو وہ ہر ایک کو آئیگی۔ یہ نہیں ہوسکتا۔ کہ وہ دوست کو آئے۔ اور دشمن کو نہ آئے۔ اگر خوشبو تم میں اور تمہارے غیر میں امتیاز نہیں کرسکتی تو یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ تمہارے دل میں ایمان پایا جائے۔ اور پھر تم زید سے اور سلوک کرو۔ اور بکر سے اور سلوک کرو۔ مسلمانوں سے اور رنگ میں پیش آؤ۔ اور ہندوؤں۔ سکھوں اور عیسائیوں سے اور رنگ میں پیش آؤ۔ اگر تمہارے دل میں ایمان ہوگا۔ اگر تم واقعہ میں بااخلاق ہوگے۔ اگر تم حقیقت میں اپنے اندر نیکی اور تقوےٰ رکھتے ہوگے۔ تو تمہاری نیکی کی خوشبو جس طرح تمہارے دوست کے ناک میں جائیگی۔ اسی طرح تمہارا دشمن بھی اس سے متاثر ہوگا۔

لیکن اگر ایسا نہیں اگر تمہارا دشمن تمہارے اندر اعلےٰ اخلاق نہیں دیکھتا۔ اگر تمہارے حسن سلوک کا وہ کوئی مشاہدہ نہیں کرتا۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ تمہارے اندر ایمان نہیں پایا جاتا۔ ورنہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک ہی شیشی کا مونہہ جب دوستوں کی طرف ہو تو انہیں اس میں سے خوشبو آئے۔ اور جب اس کا مونہہ دشمنوں کیطرف کردیا جائے۔ تو انہیں اس میں سے بدبو محسوس ہو"۔ (الفضل ۱۲ اپریل ۱۹۴۴ء)

جھوٹ شدید ترین گناہ ہے

خدا اور اس کا سلسلہ تمہارے جھوٹ کا محتاج نہیں۔ اگر تم جھوٹ بولکر سلسلہ کی طرف کوئی غلط بات منسوب کرتے ہو۔ تو چاہے تم دوسروں کے اندر ایمان پیدا کرنے کے لئے ہی ایسا کیوں نہ کرو۔ یہ ایک شدید ترین گناہ ہے۔ اور اس کا ارتکاب تمہیں مجرم بنانے والا ہے۔ (الفضل ۱۲ اپریل ۱۹۴۴ء)

امام کی کامل اطاعت کی جائے

جہاں امام تمہیں کھڑا کرتا ہے۔ وہاں تم کھڑے ہوجاؤ۔ اگر امام تمہیں سونے کا حکم دیتا ہے۔ تو تمہارا فرض ہے تم سو جاؤ۔ اگر امام تم کو جاگنے کا حکم دیتا ہے۔ تو تمہارا فرض ہے تم جاگ پڑو۔ اگر امام تم کو اچھا لباس پہننے کا حکم دیتا ہے۔ تو تمہاری نیکی تمہارا تقوےٰ اور تمہارا زہد یہی ہے۔ کہ اعلےٰ سے اعلےٰ لباس پہنو۔ اور اگر امام تم کو پھٹے پرانے کپڑے پہننے کا حکم دیتا ہے تو تمہاری نیکی۔ تمہارا تقوےٰ اور تمہارا دینی عیش یہی ہے۔ کہ تم پھٹے پرانے کپڑے پہنو۔

نیکی کا معیار یہی ہے کہ امام کی کامل اطاعت کی جائے۔ . . . . . . ایک نظام کے اندر رہ کر کام کرو۔ اور تمہارا امام جس کام کے لئے تمہیں مقرر کرتا ہے اس کو کرو کہ تمہارے لئے وہی ثواب کا موجب ہوگا۔ تمہارے لئے وہی کام تمہاری نجات اور تمہاری ترقی کا باعث ہوگا"۔ (الفضل ۷ اپریل ۱۹۴۴ء)

زندگی وہی ہے جو دین کے لئے قربان ہو

وہ زندگی جو تم خدا کے لئے خرچ کرتے ہو وہی تمہاری زندگی ہے۔ لیکن وہ زندگی جو تم اپنے نفس کے لئے خرچ کرتے ہو۔ وہ ضائع چلی گئی۔ جو شخص خدا کے لئے اپنی زندگی قربان کرتا ہے۔ وہ چاہے کتنی ہی گمنامی کی زندگی بسر کرے۔ چاہے دنیا میں اسے کوئی شخص جانتا ہو۔ آسمان پر خدا اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور اس کو اپنے قرب میں عزت و احترام کی جگہ دیتا ہے۔ (الفضل ۷ اپریل ۱۹۴۴ء)

ہر سلسلہ کا کام کرنیوالا مبلغ ہے

بعض لوگ حماقت سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جو تقریر اور تحریر کرے۔ وہی مبلغ ہے . . . . وہی مبلغ نہیں جو تبلیغ کے لئے باہر جاتا ہے جو سلسلہ کی جائدادوں کا انتظام تندہی اور اخلاص سے کرتا ہے۔ اور باہر جانے والے مبلغوں کے لئے اور سلسلہ کے لئے لٹریچر کے لئے اپنا روپیہ زیادہ سے زیادہ مقدار میں کماتا ہے۔ وہ اس سے کم نہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے نزدیک مبلغوں میں شامل ہے۔ جو سلسلہ کی عمارتوں کی اخلاص سے نگرانی کرتا ہے۔ وہ بھی مبلغ ہے۔ جو سلسلہ کے لئے تجارت کرتا ہے وہ بھی مبلغ ہے۔ جو سلسلہ کا کارخانہ چلاتا ہے وہ بھی مبلغ ہے۔ جو زندگی وقف کرتا ہے۔ اور اسے سلسلہ کے خزانہ کا پہرہ دار مقرر کیا جاتا ہے وہ بھی مبلغ ہے۔" (الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء)

اگر ایک شخص کو سلسلہ کی ضروریات کے لئے چوہڑے کے کام پر مقرر کیا جاتا ہے۔ تو وہ ہرگز اس مبلغ سے کم نہیں ہے۔ جو نیویارک اور لنڈن میں تبلیغ کر رہا ہے . . . . اگر کوئی سلسلہ کے لئے دھوبی کا کام کرتا ہے۔ تو وہ ویسا ہی ہے۔ جیسے تبلیغ کرنے والا۔ (الفضل ۷ اپریل ۱۹۴۴ء)

"میں" کے بت کی قربانی

اگر اللہ تعالےٰ کسی چیز کی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ تو "میں" کی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے تم اپنے نفس کو مٹا دو۔ تمہاری مرضی نہ ہو۔ بلکہ میری مرضی ہو۔ صرف میں ہوں۔ اور میرا کوئی شریک نہ رہے۔ حتیٰ کہ تم بھی نہ ہو۔ لوگ مال و جان قربان کرتے ہیں۔ مگر اس میں ان کی مرضی اور خواہش ساتھ ہوگی۔ اور جب تک کوئی "میں" قربان نہیں کرتا۔ اس کی قربانی کی خدا تعالےٰ کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ کے حضور قبول نہیں کی جاتیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے نفس کو مارا نہیں ہوتا۔

انانیت کو اس طرح مٹا ڈالنا چاہیئے کہ کبھی آواز نہ اٹھے۔ کہ خدا کے مقابلہ میں یہ بات میں ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ میں فلاں بات اس لئے نہیں مانتا۔ کہ میری مرضی نہیں۔ ورنہ خواہ کوئی کتنے سجدے کرے۔ اور کس قدر ناک رگڑے اگر انانیت کو نہیں چھوڑتا۔ تو خدا تعالےٰ کی درگاہ سے اسی طرح دور پھینک دیا جاتا ہے۔ جس طرح آبادی سے دُور مردہ کتا۔ جب تک ہمارے دل کے مندر میں "میں" کا بت ہے ہم خدا تعالےٰ کی توحید نہیں قائم کرسکتے

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۴ء ص ۲۶ ...)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سائنس ــــ اور ــــ سائنسدان

(از قلم ڈاکٹر چوہدری عبدالاحد صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔)

سائنس

سائنس اُس نظام کا نام ہے۔ جس کے ذریعہ انسان اپنے اردگرد کی اشیاء کے حقائق کا علم اور واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں سائنس علوم کے اُس مجموعہ کو کہتے ہیں جس کی بنا تجربات اور مشاہدہ پر ہو۔ یہ لاطینی زبان کے لفظ Scientia سے نکلا ہے۔ اس کا مصدر Scire ہے۔ جس کے معنی ہیں علم اور حکمت۔ جہاں تک تاریخ سے امداد مل سکتی ہے۔ ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ سائنس کی ترقی مختلف دوروں میں ہوئی ہے۔ جن کا ذکر مضامین کے ایک علیحدہ سلسلہ میں اختصار کے ساتھ کیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

شروع شروع میں تمام علوم جن کا سائنس سے تعلق ہے۔ مختلف شاخوں میں تقسیم نہ تھے۔ لیکن بعد میں جوں جوں ترقی ہوتی گئی اور انسان کی متجسس فطرت نے ہر چیز کی زیادہ گہرائی میں جانے کی کوشش کی تو سائنس کے علوم کو آہستہ آہستہ مختلف شاخوں میں تقسیم کرنا پڑا۔ اب اس قدر ترقی ہو چکی ہے۔ کہ ہر شعبہ کی سینکڑوں باریک در باریک شاخیں ہیں۔ تمام سائنس سے واقفیت حاصل کرنا تو کجا اس کے ایک شعبہ کی ایک برانچ میں بھی کمال پیدا کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ دشوار ہے۔

جب کسی خاص مسئلہ کو مدنظر رکھ کر تحقیقات کی جاتی ہے۔ تو کام کرنے والا اپنے ابتدائی مشاہدات سے ایک نتیجہ نکالتا ہے۔ جس کو "دعوے" یعنی "Hypothesis" کہتے ہیں۔ پھر مزید تجربات سے اس کی تصدیق کرتا ہے۔ اور جب بات ایک حد تک یقینی ہو جائے تو پھر ان تمام معلومات کی روشنی میں وہ ایک "نظریہ" یعنی "Theory" قائم کرتا ہے۔ "نظریہ" میں کچھ کچھ شبہ کا پہلو باقی رہتا ہے۔ پھر اس کے بعد زیادہ وسیع تجربے کر کے ان نتائج کو یونیورسل ثابت کیا جاتا ہے اور اس کٹھن منزل کو طے کرنے کے بعد تحقیق کرنے والا اپنے تجربات کی بنا پر سائنس کا "قانون" یعنی "Law" دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے لیکن ایک وقت میں ماہرین جسے قانون یا "Law" کہتے ہیں دوسرے وقت میں مزید تجربات کے بعد اُس میں ترمیم کرنے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی ایک عجیب لطیفہ ہے کہ جو شخص حکومت کا قانون یعنی "Law" توڑتا ہے۔ اُسے تو سزا دی جاتی ہے۔ لیکن جو ماہر فن اپنے تجربات کی بناء پر سائنس کے پہلے رائج شدہ قانون کو توڑے اس کی شہرت ہوتی ہے۔ اور اُسے بڑا سائنسدان سمجھا جاتا ہے۔

سائنسدان

خدا تعالیٰ بعض لوگوں کو خاص دماغ اور زبردست قوت ارادی عطا فرماتا ہے۔ یہ لوگ وسیع قوتِ متخیلہ۔ گہری توجہ۔ بلند اور اُولوالعزم ارادے رکھتے ہیں۔ مشکلات کے سامنے یہ جھکتے نہیں بلکہ اُبھرتے ہیں۔ اور اپنے کام کو بردباری اور استقلال سے سرانجام دیتے ہیں۔ یہی وُہ گروہ ہے جو اپنے اندر بلند پایہ سائنسدان بننے کا جوہر رکھتا ہے۔ ان لوگوں کو اپنے کام کی ایک دُھن ہوتی ہے۔ اور اپنے مقصد کے حصول کے لئے ہر ممکن قربانی کرتے چلے جاتے ہیں۔ زمانہ سے اُن کو زیادہ تعلق نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ لوگوں کی مخالفت کی چنداں پروا کرتے ہیں۔ گوشۂ خلوت میں بیٹھ کر یہ لوگ چپکے چپکے خدمت خلق کے شاندار کام سرانجام دیتے ہیں۔ ایک حقیقی سائنسدان کی مثال ایک مزدور کی سی ہے۔ جو ایک پختہ اور مضبوط سڑک بناتا چلا جاتا ہے۔ اُسے مشکلات کی پروا نہیں ہوتی جنگلوں۔ صحراؤں اور پہاڑوں میں آسانی اور دشواری سے آگے بڑھتا جاتا ہے۔ اور باقی دنیا اس خوبصورت سڑک سے فائدہ اٹھاتی اور آرام حاصل کرتی ہے +

سائنسدانوں کی محویت اور دماغی رَو کی یک جہتی کا یہ عالم ہوتا ہے۔ کہ بعض اوقات جب وہ اپنے کام میں مصروف ہوں تو انہیں اپنے اور بیگانے کی خبر نہیں ہوتی۔ اور کام کی نزاکت کے لحاظ سے یہ درست بھی ہے۔ جب تک وا لتنوعت غرقا والی حالت ان پر طاری نہ ہو وُہ اپنے مقصد میں اعلےٰ کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ جس طریق اور دلچسپی سے یہ لوگ کام کرتے ہیں عام پبلک اس کا اندازہ نہیں لگا سکتی۔ ڈاکٹر ولسٹیٹر نے جو اس زمانہ کے ایک بلند پایہ اور مشہور جرمن یہودی سائنسدان تھے۔ اپنی سوانح حیات میں لکھا ہے۔ کہ "میں نے اس قدر کام کیا ہے۔ کہ ۴۲ سال متواترات کے بارہ بجے کی گھنٹی اپنی لیبارٹری میں سُنی ہے۔ اور سینکڑوں اسسٹنٹ اور سکالر میرے زیر نگرانی کام کرتے تھے"۔ اسی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ موجودہ دنیا میں سائنس میں تحقیقات کس طرح اور کس پیمانہ پر ہو رہی ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ پُرانے خیالات کے لوگوں نے بعض نئی ایجادات اور نئے خیالات اور نظریئے پیش کرنے والوں کو سخت تکالیف دیں۔ Copernicus پندرہویں صدی کے مشہور سائنسدان ہوئے ہیں۔ آپ نے متواتر تجربات اور مشاہدات کے بعد جب یہ پیش کیا کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے تو اُن کو سخت تکالیف دی گئیں اور آخر میں قتل کر دیا گیا کیونکہ عیسائی پادریوں کا یہ خیال تھا کہ ہماری زمین تمام کائنات کا مرکز ہے۔ اور باقی سب اجرام اس کے گرد گھومتے ہیں اسی طرح Galileo اور بہت سے دوسرے سائنسدانوں پر مقدمات چلائے گئے اور اُن کو سخت اور تکلیف دہ آزمائشوں سے گذرنا پڑا۔

ایسے بلند پایہ سائنسدان جو اپنی تحقیقات اور ایجادات سے ایک تغیر اور انقلاب پیدا کر دیتے ہیں۔ ایک عرصہ کے بعد دنیا میں آتے ہیں۔ یہی لوگ حقیقی ہیرو کہلانے کے مستحق ہیں۔ ان کے بعد ایک عرصہ تک درمیانہ درجہ کی قابلیت والے لوگ ان کی خوشہ چینیاں کرتے رہتے ہیں۔ اور معمولی لیاقت والے کارکن گو سائنس کے مختلف شعبوں میں ہی کام کریں عموماً مکھی پر مکھی مارتے رہتے ہیں۔ اسی طرح ایک مدت گذر جاتی ہے۔ پھر ایک اور بلند ہمت اور اولوالعزم انسان اس میدان میں آتا ہے۔ پرانے نظریوں اور قانونوں کی ترمیم کرتا ہے۔ نئے خیالات اور نئے انکشافات کے ذریعہ علمی دنیا میں ایک ہیجان پیدا کر دیتا ہے۔ اور اپنے علم کی چمک دکھا کر شہاب ثاقب کے شعلہ کی طرح غائب ہو جاتا ہے۔ اور یہی دور جاری رہتا ہے۔

تعلیمی اور تحقیقاتی معیار

موجودہ زمانہ میں سائنس کی تعلیم کے متعلق یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ آجکل کالجوں اور یونیورسٹیوں کے معیار اور نصاب کے مطابق کسی خاص برانچ میں بی۔ ایس۔ سی تک جو تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کا اکثر حصّہ کتابی اور معلوم شدہ علم ہوتا ہے۔ ایم۔ ایس۔ سی میں معلوم شدہ علوم کی مزید تکمیل اور نئے تحقیقاتی حصہ کی اصولی باتیں سکھائی جاتی ہیں۔ اصل اور صحیح طور پر ابتدائی تحقیقاتی کام ایم۔ ایس۔ سی کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اس منزل پر اگر رہنمائی کرنے والا پروفیسر قابل ہو سامان بھی مہیّا ہو اور طالب علم بھی محنت اور استقلال سے کام کرنے والا ہو تو وُہ سائنس کی اپنی خاص برانچ میں تحقیقات کے راستہ پر پہلا قدم رکھتا ہے۔ اس کے بعد ہر کام کرنے والا اپنے حالات اور ظرف اور محنت کے مطابق کامیابی حاصل کرتا ہے +

موجودہ زمانہ میں یورپین ممالک اور امریکہ میں ریسرچ کرنے والوں کے لئے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں کافی سامان فنڈز اور اعلےٰ قسم کی لائبریریاں میّسر ہیں۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ کے خاص اداروں میں اور بڑی بڑی پرائیویٹ فرموں کی لیبارٹیریز میں بھی خاص تحقیقاتی کاموں پر سالانہ کروڑوں پونڈ خرچ کرتے ہیں۔ ایک ایک مسئلے کے مختلف پہلوؤں پر کام کرنے کے لئے ایک بڑے سائنسدان یا بورڈ کی زیر نگرانی بے شمار اسسٹنٹ اور سکالر رات دن کام میں مصروف رہتے ہیں اور پیشتر اس کے کہ وہ تحقیقات مکمل ہو سینکڑوں کارکنوں کا خون پسینہ بن کر بہتا ہے مثال کے طور پر دنیا کی ایک مشہور فرم BELL ٹیلیفون کمپنی نیویارک میں ریڈیو اور ٹیلیفون پر بلند پایہ تحقیقاتی کام کرا رہی ہے۔ ان کی لیبارٹری

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میں دو ہزار اعلےٰ درجہ کے سائنسدان اور انجنیئر ہیں۔ اور ۲۲۰۰ کے قریب ریسرچ سکالر ہیں۔ پچھلے پچیس سال ہیں ریڈیو۔ ٹیلیفون۔ ٹیلیویژن۔ آواز کی مختلف لہروں اور ان کے تفرعات پر جس قسم کی کامیاب تحقیقات اس ادارہ میں ہوئی ہے۔ اس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔

ہمارے ہندوستان میں مختلف کالجوں یونیورسٹیوں اور تحقیقاتی اداروں میں ریسرچ بہت کم ہوتی ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ نہ ہی ہمارے طلباء کو کام کرنے کے لئے آسانیاں میسر ہیں۔ اور نہ ہی ان کی صحیح رہنمائی ہوتی ہے۔ دوسرے گورنمنٹ اور سرمایہ دار دونوں ریسرچ کے لئے روپیہ دینے سے گریز اور ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں۔ جو تحقیقاتی کام ہو بھی رہا ہے۔ اسے غیر ملکی حکومت کی پالیسی نے ایسی حالت میں رکھا ہے۔ کہ اس سے ملک کو جو تھوڑا بہت فائدہ پہنچنے کی توقع کی جا سکتی ہے۔ اس سے بھی بہت کم پہنچ رہا ہے۔

ضرورت ایجادات کی ماں ہے

جب سائنسدان اپنے تجربات کرتا کرتا ایک حد تک پہنچ جاتا ہے۔ تو اس کے دماغ میں خیالات کی مختلف روئیں چلتی ہیں۔ کبھی وہ ایک نتیجہ نکالتا ہے۔ اور کبھی دوسرا۔ وہ پھر اپنے کام میں محو ہو جاتا ہے۔ جب نتیجہ اسکی توقعات کے خلاف نکلتا ہے۔ تو وہ پھر تجربات شروع کرتا ہے۔ اور پریشانی کے عالم میں بھٹکتا ہے۔ اور یہی تگ و دو جاری رہتی ہے۔ قدرت کے راز معلوم کرنے کے لئے یہ دیوانہ وار مصروف رہتا ہے۔ آخر یکایک اس کے دماغ میں ایک نئی بات ڈالی جاتی ہے۔ جس سے اس کے خیالات منور ہو جاتے ہیں۔ اس کے دل میں ایک خوشی اور امید کی لہر اٹھتی ہے۔ جو آن کی آن میں تمام جسم کے ذرات میں سرایت کر جاتی ہے۔ وہ پھر نئے زاویہ سے اپنے تجربات کی جانچ پڑتال کرتا ہے۔ اور اب کی دفعہ ایک نئے نتیجہ پر پہنچتا ہے۔ گویا اس پر ایک نیا انکشاف ہوا ہے۔ اور وہ ایک نرالی چیز دنیا کے سامنے پیش کرنے والا ہے۔ یہ حقیقت تاریخی طور پر ثابت ہے۔ کہ وہ حالت اور دماغی کیفیت جس میں بڑے بڑے سائنسدانوں پر انکشافات ہوتے ہیں۔ عام نہیں بلکہ خاص ہوتی ہے۔ اور عام انسانی طاقتوں اور قیاسات سے بالا۔ اسی کا دوسرا نام القاء بھی ہے۔ گویا ہمارا خدا جو کسی کی صحیح محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ اور اس پر نتائج مترتب فرماتا ہے یہ اسکی صفت رحیمیت کی تجلی کا ادنیٰ سا ظہور ہے۔ جس سے ایک دماغ منور ہو کر دنیا کے سامنے ایک نئی چیز پیش کرتا ہے۔

یہ بھی ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ جب کام کرنے والوں کے دماغ پر ایک زبردست خوف اور دباؤ ہو۔ تو کام میں ان کی توجہ انتقدر منہمک ہوتی ہے۔ اور تمام جسم اپنی اور اپنے ملک کی حفاظت کے مدنظر تمام پوشیدہ طاقتوں کو اس قدر استعمال کرتا ہے۔ کہ نئے نئے انکشافات بہت جلدی جلدی ہوتے ہیں۔ جنگ کے ایام میں دونوں سیاسی فریقوں کے سائنسدانوں میں ایک زبردست دوڑ ہوتی ہے۔ جب ایک فریق کے سائنسدان یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ فلاں قسم کے ہتھیار کا ایجاد کرنا ضروری ہے۔ تو Self Preservation کی طاقت ان کی خاص امداد کرتی ہے۔ اور وہ ایک نئی اور کامیاب ایجاد کے ذریعہ اپنی فوجوں کی امداد کرتے ہیں۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں دوسرے فریق کے ارباب حل وعقد کشااس کا جوڑ توڑ نکالنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ دیکھا گیا ہے۔ کہ جنگ کے ایام میں جتنی جلدی اعلیٰ ایجادات دنیا کے سامنے آتی ہیں۔ ان کی تعداد اتنے ہی عرصہ میں امن کے ایام کے مقابلہ میں کئی گنا ہے۔ گویا "ضرورت ایجاد کی ماں ہے"

خطرہ کا پہلو

جو انکشافات سائنس اور سائنسدانوں کے ذریعہ دنیا کے سامنے آتے ہیں۔ ان کو بعض دفعہ خصوصاً جنگ کے ایام میں بجائے تعمیری کاموں کے تخریبی کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اسکی ذمہ واری سائنسدانوں پر اتنی نہیں جتنی ان لوگوں پر جو سیاسی طور پر برسر اقتدار ہونے کی وجہ سے ان کی ایجادات کو کام میں لاتے ہیں۔ اور تحقیقات کرنے والوں کو مجبور کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ہلاکت خیز اور تباہ کن ہتھیار ایجاد کریں۔ مثل مشہور ہے۔ کہ دیوار نے میخ سے کہا تھا۔ لِمَا تشقینی۔ یعنی تو مجھے کیوں پھاڑتی ہے۔ اس پر میخ نے جواب دیا۔ سَلْ مَنْ یَدُقُّنِی۔ یعنی اس سے پوچھ جو مجھے ٹھونکتا ہے۔ یہی حال اس دور میں سیاستدانوں اور سائنسدانوں کا ہے

نئے نظام کی ضرورت

اس طوفانی دور میں سائنس اس قدر ترقی کر چکی ہے اور کر رہی ہے کہ اگر ان ایجادات کو تخریبی کاموں میں استعمال ہونے سے روکا نہ گیا۔ تو دنیا ہلاکت کے کنارہ پر کھڑی ہے۔ اٹامک بم کی تباہی کا نظارہ ان ایجادات کا ایک عام کرشمہ ہے۔ مزید تحقیقات کے بعد اس سے بھی کئی گنا بڑھ کر تباہ کن ہتھیار ہمارے سامنے آنے والے ہیں۔ دنیا کے اکثر سیاستدان اور مدبر امن قائم کرنے کی فکر میں ہیں۔ لیکن واضح رہے۔ کہ جبتک اسلام کے پیش کردہ اصول پر دنیا کی سیاست۔ اخلاق اور روحانیت کی بنیاد نہیں رکھی جائیگی۔ خوش کن نتائج کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ خدا تعالیٰ دنیا میں ایک نئے نظام کے قائم فرمانے کا آسمان پر ارادہ کر چکا ہے۔ جس کا نقشہ زمین پر کھینچنے کے لئے جماعت احمدیہ کے افراد کو چنا گیا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو خدا تعالے کے اس منشاء کے پورا کرنے کی بھاری ذمہ واری کو محسوس کرنا چاہیئے۔ اب وقت بیٹھنے اور آرام کرنے کا نہیں۔ بلکہ کمر ہمت کس کر میدانِ عمل میں تیزی سے بڑھنے اور چھا جانے کا دور ہے۔

۲۹ رمضان المبارک والی فہرست میں اپنا نام لکھوالیں

(۱) تحریک جدید کے وہ مجاہد جن کے گیارھویں سال کا چندہ قابل ادا ہے۔ مگر وہ باوجود کوشش کے اب تک ادا نہیں کر سکے۔ یا وہ جنہوں نے خیال کیا کہ اس سال کے آخر میں ادا کر دینگے۔ چونکہ اب آخری مہینے ہی گیارھویں سال کے جا رہے ہیں۔ اس لئے ان کو چٹھی ارسال کی جا رہی ہے۔ جس میں ان کا حساب بھی دیا گیا ہے۔ تا وہ کوشش کر کے ۲۹ رمضان المبارک تک ادا کر سکیں۔

(۲) تحریک جدید دفتر دوم کے وہ مجاہد جنہوں نے پہلے سال میں اپنی ایک ماہ کی آمد کا وعدہ لکھوایا ہے۔ مگر اس میں سے کچھ حصہ ادا کر دیا ہے۔ یا کچھ نہیں ادا کر سکے۔ ان کو بھی چٹھی لکھی جا رہی ہے۔ کہ وہ اپنے عہد کو یاد کریں۔ اور ابھی سے کوشش کریں۔ کہ ان کا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک تک ادا ہو جائے۔ کیونکہ ان کے وعدوں کی میعاد بھی گیارھویں سال کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے۔ اور یہ آخری ایام ہیں۔

(۳) ہر وہ شخص جس نے ترجمۃ القرآن میں حصہ لیا ہے۔ اسے حضور کا ارشاد معلوم ہوگا۔ کہ حضور نے آخری میعاد ۳۱ راکتوبر ۴۵ء مقرر فرمائی ہے۔ اور یہ تاریخ بہت قریب آگئی ہے۔ ادھر تراجم قرآن کریم کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ پس دوستوں کو اپنا وعدہ جلد تر ادا کر دینا چاہیئے۔ تا آخری دن ادا کرنے کا خیال کرتے ہوئے وہ ترجمۃ القرآن جیسے اہم ثواب سے محروم نہ رہ جائیں۔

(۴) اخبار "الفضل" میں احباب پڑھ رہے ہیں۔ کہ غیر ممالک میں تبلیغ کے لئے تحریک جدید کی طرف سے مبلغ پے در پے جا رہے ہیں۔ اور ان کے لئے لٹریچر اور اخراجات کی اشد ضرورت ہے۔ پس تحریک جدید اور ترجمۃ القرآن کے وعدے نہ صرف جلد ہی ادا ہوں۔ بلکہ ۲۹ رمضان المبارک تک سب کے سب وعدہ کرنیوالے اس قرض کو ادا کر کے خدا کے حضور اجر کے مستحق ہوں۔ اور ساتھ ہی اپنے امام کی دعا بھی حاصل کر لیں۔

(۵) تحریک جدید کے گیارھویں سال۔ دفتر دوم کے سال اول اور ترجمۃ القرآن کی چٹھی ہر سیکرٹری مال تحریک جدید کو ارسال کی گئی ہے۔ اور جہاں سے ابھی تک سیکرٹری مال تحریک جدید کے تقرر کی اطلاع نہیں ملی۔ وہاں تحریک جدید کا فارم پر کرنے والے اور امیر یا پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں چٹھی ارسال کر دی ہے۔ گو براہ راست بھی ہر مجاہد کو لکھا ہے۔ مگر مقامی احباب کو متوجہ کیا گیا ہے۔ تا وہ بھی حرکت کریں۔ اور ۲۹ رمضان المبارک تک چندہ وصول فرمالیں۔ اور مرکز میں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کے یا محاسب صدر انجمن کے پتہ پر ارسال کر دیں۔ اور کوپن پر اسم وار تفصیل دیں۔

کارکنان پر یہ بھی واضح رہے۔ کہ اگر انہوں نے اپنی جماعت کا چندہ ۸۰ و ۹۰ فی صدی تک داخل کر دیا۔ تو ان کی جماعت کے سیکرٹری یا اچھا کام کرنے والے کا نام بھی حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش کیا جائے گا۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

علی پور ضلع مظفر گڑھ میں احرار سے نہایت کامیاب مناظرہ

علاقہ کے کونہ کونہ میں احمدیت کی دعوت پہنچ گئی

علی پور جنوبی مظفر گڑھ سے ۵۲ میل بجانب جنوب واقع ہے۔ تحصیل کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ خاکسار اکتوبر ۱۹۴۴ء میں یہاں آیا۔ یہاں کی جماعت کی تنظیم کی اور چندہ کی وصولی کا باقاعدہ انتظام کیا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی المصلح الموعود نے خاکسار کو نائب مہتمم تبلیغ برائے ضلع مظفر گڑھ مقرر فرمایا۔

علی پور سے نصف میل کے فاصلہ پر بستی فہیم میں ایک مولوی نظام الدین صاحب احراری نے درس و تدریس کا سلسلہ جاری کیا ہوا ہے۔ یہاں احرار نے ایک دو دفعہ جلسے کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگان سلسلہ پر نہایت ہی فحش حملے کئے اور جماعت کے خلاف منافرت پھیلانے کی کوشش کی۔ بحث مباحثہ کا چیلنج بھی دیتے رہے۔ اسی بستی کے عادل محمد صاحب نے ان کے چیلنج کو قبول کر کے مناظرہ کی تحریر کر دی۔ اور شرط یہ لکھی کہ فریقین میں سے جو بھی اپنے مناظرہ ۱۰ اگست تک نہ لائے وہ دوسرے فریق کو پچاس روپیہ تاوان ادا کرے۔ یہ تحریر میاں عادل محمد صاحب نے مجھے دکھائی۔ اور قادیان سے مبلغ منگانے کے لئے کہا۔ میں نے مولوی محمد عبد اللہ صاحب مقرب سے اس بارے میں مشورہ کیا۔ اور وہ حالات کا جائزہ لینے کے لئے عادل محمد کے ہمراہ بستی فہیم میں گئے۔ اور مناظرہ کی ضرورت محسوس کی۔

ہمارے مبلغ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی اور سید احمد علی صاحب ۳ اگست کو پہنچ گئے۔ اور مولوی عبد الغفور صاحب ۴ کو تشریف لائے۔ اور شرائط مناظرہ اسی دن طے ہوئیں۔ مناظرہ کے موضوع "وفات مسیح" "اجرائے نبوت اور صداقت مسیح موعودؑ" مقرر ہوئے۔ ہر موضوع کا وقت ۲½ گھنٹہ قرار پایا۔

مناظرہ کی تاریخ سے دو دن پہلے جماعت ڈیرہ نواب اوچ شریف۔ جتوئی کے احباب پہنچ گئے۔ مظفر گڑھ ڈیرہ غازیخان اور تحصیل علی پور کے دوست بھی آ گئے۔ خورد و نوش اور رہائش کا انتظام جماعت علی پور نے کیا۔ احرار نے دور دور تک شہرت دی ہوئی تھی۔ اس لئے لوگ تحصیل علی پور کے کونے کونے سے آئے ہوئے تھے ریاست بہاولپور ضلع ڈیرہ غازیخاں ضلع ملتان اور مظفر گڑھ سے جوق در جوق لوگ شامل ہوتے۔ حاضری تقریباً چار یا پانچ ہزار تھی۔ علی پور گھلواں میں مناظرہ شروع ہوا۔ دونوں طرف سے امن کی ذمہ داری ملک شیر محمد صاحب گھلو رئیس گھلواں نے لی۔ مقامی پولیس نے اپنے فرائض نہایت دیانت داری اور تندہی اور نیک نیتی کے ساتھ غیر جانبدارانہ طور پر سرانجام دیئے ہماری جماعت تہ دل سے مقامی پولیس بالخصوص چودھری بہاول بخش صاحب انسپکٹر اور سردار جگت سنگھ صاحب تھانیدار کی ممنون ہے۔ انہوں نے آخر وقت تک امن بحال رکھا۔ اگر احرار کی طرف سے کسی وقت دوران مناظرہ میں کوئی غیر معمولی حرکت ہوتی تو انسپکٹر صاحب اور سب انسپکٹر صاحب فوراً حالات کو کنٹرول کر لیتے۔

پہلا مناظرہ حیات اور وفات مسیح علیہ السلام پر تھا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے سید احمد علی صاحب۔ اور احرار کی طرف سے مولوی محمد حیات صاحب مناظر تھے۔ احمدی مناظر نے قرآن حدیث اور اقوال بزرگان سے زبردست دلائل پیش کئے جن کو احراری مناظر اخیر وقت تک رد نہ کر سکا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ابتدائی زمانہ کا عقیدہ حیات مسیح بار بار پیش کرتا رہا۔ حالانکہ احمدی مناظر نے اچھی طرح واضح کر دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ عقیدہ عام مسلمانوں کی طرح اجتماعی تھا جب اللہ تعالیٰ نے وحی الٰہی نے بار بار وفات مسیح کی خبر دی تو آپ نے عقیدہ تبدیل کر لیا۔ جس طرح حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبدیل کعبہ وحی الٰہی کے ماتحت کیا۔ مولوی صاحب کی ایسی برجستہ اور پختہ تقریر تھی۔ عام سامعین اور خود احرار کا سمجھدار طبقہ احراری مناظر کے دلائل کی کمزوری محسوس کر رہا تھا۔

اس کے بعد موضوع مناظرہ "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" تھا۔ احرار کی طرف سے مولوی لال حسین اختر اور جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل مناظر تھے۔ احمدی مناظر نے صادق کے نو معیار قرآن شریف سے پیش کئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان کا مصداق ثابت کیا۔ احراری مناظر ان کا کوئی جواب نہ دے سکا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ پر ناجائز حملے اور گالی گلوچ پر اتر آیا۔ یہاں شیعوں کی آبادی کثرت سے ہے۔ ان کو بھڑکانے کی کوشش کرتا رہا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے ادھورے اقتباسات پیش کر کے یا غلط استدلال کر کے پبلک کو جوش دلاتا رہا۔ احمدی مناظر نے حدیث کی ایک کتاب پیش کر کے کہا کہ اگر میرا مد مقابل یہ حدیث پڑھ دے تو اسے دس روپیہ انعام دیا جائے گا۔ بار بار کے مطالبہ پر بھی وہ حدیث نہ پڑھتا۔ اس وقت احراری مناظر کی حالت بے چارگی اور درماندگی کی تھی مناظر دھر کی چند باتیں کر کے بڑ ماری کہ بانی احمدیت کی نسبت مجھے زیادہ عربی آتی ہے۔ اس پر احمدی مناظر نے کہا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ادنیٰ ترین خادم ہوں۔ آپ میرے ساتھ عربی کا مقابلہ کر لیجئے۔ آپ بھی تقریر عربی میں کریں میں بھی کروں گا۔ اس پر وہ خاموش ہو گیا۔ اور پبلک پر واضح ہو گیا کہ احراری مناظر عربی سے ناواقف ہے۔ یہ بھی روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ قرآن کریم ان لوگوں سے چھینا گیا ہے۔ قرآن کریم کیطرف رخ نہیں کرتے۔

شرائط کے مطابق دو مناظرے مسلسل کرنے تھے اور تیسرا مناظرہ ۴ بجے شام مقرر تھا۔ مگر احرار اور پبلک کی خواہش پر تیسرا مناظرہ اسی وقت شروع کر دیا گیا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی اور احرار کی طرف سے لال حسین اختر مناظر تھے۔ موضوع مناظرہ "خاتم النبیین" تھا۔ مولوی اختر صاحب نے قرآن اور حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اکیس دلائل انقطاع نبوت کے بارے میں پیش کئے جو تمام کے تمام تشریعی نبوت کے متعلق تھے۔ اس کے بعد احمدی مناظر کی تقریر شروع ہوئی۔ اس نے ایسی زبردست پختہ اور سنجیدہ تمہیدی تقریر کی کہ ۲۱ دلائل پانی کی طرح بہتے ہوئے نظر آنے لگے۔ اور احرار کیمپ میں کھلبلی پیدا ہونے لگی۔ پہلی تقریر کے بعد ہی احراری صدر مولوی احسان احمد

اگر آپ اپنے جلدی روگوں کے لئے

سرجنوں اور جراحوں کے نشتر میں شفا ڈھونڈتے ہیں

سرخ پیلے زرد اور سبز مرہموں میں تسکین ڈھونڈتے ہیں

آپ کو لازم ہے

کہ اپنی اولین فرصت میں مقامی دوا فروش سے

دلروز طلب کریں

کیونکہ دلروز بغیر اپریشن ڈریسنگ اور نہانے کی ممانعت کے تمام جلدی امراض سے

نجات دلاتی ہے

قیمت

۲ ؍ — ۸ ؍

۱۹۰۴ء سے استعمال میں ہے

آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے سی ایس آئی دلروز کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

"میرے بائیں بازو کا پھوڑا جو میں نے آپ کو دکھایا تھا۔ مجھے پچھلے دو سال سے تکلیف دے رہا تھا۔ میں نے اس پر کئی ایک دوائیں لگائیں مگر سب بیکار۔ میں بمسرت کہتا ہوں کہ دلروز کی دو چھوٹی شیشیوں نے اس کو بالکل اچھا کر دیا۔ جس کے لئے میں آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

(ترجمہ انگریزی)

ہر مشہور دوا فروش سے ملتی ہے

حکیم طاہر الدین اینڈ سنز دلروز والا۔ فیروزپور روڈ لاہور پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شجاع آبادی نے شور مچانا شروع کر دیا کہ نماز ظہر کا وقت ہو گیا ہے مناظرہ بند ہونا چاہیئے۔ حالانکہ خود ہی آدھ گھنٹے پہلے مناظرہ شروع کرایا تھا۔

ہمارے احرار اور پبلک کی خواہش پر پھر مناظرہ شروع ہوا۔ تو احراری صدر نے کہا احمدی مناظر مرزا صاحب کے نام کے ساتھ "علیہ السلام" کا لفظ نہ لگائے۔ پبلک کے سرکردہ اصحاب نے احرار کے اس مطالبہ کو غیر معقول قرار دیا۔ اور تعلیم یافتہ اور سمجھدار طبقہ محسوس کر رہا تھا کہ مناظرہ سے فرار کے بہانے بنائے جا رہے ہیں۔ بالآخر چھ اور پانچ تقریروں کی بجائے تین تین تقریروں پر مناظرہ بالاتفاق فریقین ختم کر دیا گیا۔

اس طرح تحصیل کے کونے کونے تک احمدیت کی آواز پہنچی اگر ہم ہزار کوشش بھی کرتے تو اتنے بڑے مجمع تک اپنی آواز نہیں پہنچا سکتے تھے۔ سمجھدار طبقہ تحقیق کی طرف مائل ہے۔ ان میں ایسے اشخاص بھی تھے جنہوں نے ہمارے سلسلہ کا نام تک نہیں سنا تھا۔ مناظرہ کے دو روز بعد ایک شخص سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوا۔ بیعت نامہ تحریر کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں بھیجا جا رہا ہے۔

بعض لوگوں نے یہ اظہار بھی کیا کہ احمدی مناظروں کی تقریریں علمی رنگ رکھتی تھیں۔ ان کے برعکس ✕

"الفضل" کی ایجنسیاں

لاہور۔ امرتسر۔ بٹالہ۔ سیالکوٹ۔ گجرات وغیرہ تمام بڑے بڑے شہروں میں "الفضل" کی ایجنسیاں قائم کرنے کی تجویز ہے۔ جو دوست اس کام کو کرنا چاہیں تو فوراً مجھے اپنے منشاء سے مطلع کریں۔ بعض مقامات پر تو اس کام کو ایک مستقل پیشہ کے طور پر اختیار کیا جا سکتا ہے اور اس سے خاطر خواہ گزارہ ہو سکتا ہے جماعت کے عہدہ داران کی خدمت میں التماس ہے کہ اس کام کے لئے موزوں دوستوں کو تیار کریں۔

(مینجر الفضل)

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سردرد کے مریض سستی کا شکار اور اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سرمہ ممیرا خاص استعمال کرنا چاہیئے

قیمت فی تولہ ۶ چھ ماشہ ۳ تین ماشہ ۱۲

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

ان احباب کی توجہ کے لئے جن کو اخبار باقاعدہ نہیں ملتا

روزانہ ڈاک میں کسی نہ کسی دوست کی طرف سے یہ شکایت موصول ہو جاتی ہے کہ اخبار باقاعدہ نہیں ملتا۔ بعض اوقات دو دو تین تین پرچے اکٹھے ملتے ہیں۔ اور بعض ملتے ہی نہیں ایسی شکایات اکثر S.E.A.C کے علاقہ سے آتی رہتی ہیں۔ ایسے جملہ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جہاں تک اس دفتر کا تعلق ہے پوری کوشش اور احتیاط کے ساتھ ہر خریدار کو روزانہ پرچہ ارسال کیا جاتا ہے۔ اور اس بات کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ کسی کا پرچہ رہ نہ جائے۔ اور پورے وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ یہ بے قاعدگی رستہ میں ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے تمام احباب سے گزارش ہے کہ وہ اس صورت حال کی اصلاح کے لئے دفتر سے اس رنگ میں تعاون کریں کہ پرچہ کے بے قاعدہ ملنے یا نہ ملنے کے ہر واقعہ کی اطلاع P.M.G لاہور کو لکھ کر بھجوا دیا کریں۔ ایسی شکایات پر ٹکٹ لگانے کی ضرورت نہیں۔ امید ہے احباب اس طرف ضرور توجہ فرمائیں گے۔

خاکسار:۔ مینجر الفضل

نظام نو

یہ مضمون حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی سالانہ تقریر کا حصہ ہے۔ جو انگریزی میں چھپوایا گیا ہے۔ یہ نہایت ہی اہم مضمون ہے۔ اس لئے اس کی تمام جہان میں اشاعت ہونی چاہیئے۔ اس لئے اس کی قیمت صرف دو آنہ رکھی گئی ہے۔ ایک روپیہ کی دس۔ جو احباب اتنا سستا لٹریچر بھی نہیں خرید سکتے۔ وہ کم از کم اپنے علاقے کے غیر احمدی یا غیر مسلم خواہ انگریزی داں ہوں یا اردو داں۔ ان کے پتے مہربانی فرما کر روانہ فرمائیں۔ ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کر دیں گے ——— تبلیغ ہر مسلم مرد و عورت پر فرض ہے۔ پھر اس اہم فرض کی ادائیگی کے متعلق اسقدر آسانیاں بھی کر دی گئی ہیں۔ پھر بھی لوگ ایسے تبلیغی کام میں اپنی طاقت کے مطابق حصہ نہیں لیتے وہ خدا تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے؟

خادم الاسلام **عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن**

سرمہ نور رجسٹرڈ

کیا آپ نے کبھی آزمایا؟ کیوں مشہور ہے؟

اس کے مقوی بصر اجزاء حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تجویز کردہ اور حضور ہی کے مبارک نام سے وابستہ ہے۔ اطباء۔ ڈاکٹر۔ رؤساء۔ امراء اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔ تمام امراض چشم کا واحد اور یقینی بے ضرر اور بہترین علاج ہے۔ قیمت تولہ دو روپے ——— چھ ماشہ ایک روپیہ

شفاخانہ رفیق حیات قادیان کی مجرب المجرب نیز بھدف او زنسوفی صدی کامیاب ادویات جو سرمہ نور کی طرح آپکو گرویدہ بنا دینگی

بچوں کا شربت

بچوں کو تندرست اور توانا بناکر ہر مرض سے محفوظ رکھتا ہے اور دانت نکلنے کی تکلیف بے چینی اور لاغری۔ قے۔ پیچش۔ کھانسی سوکھا بخار۔ قبض۔ سنید دانا کمی خون کے لئے مجرب مفید ہے گرائپ واٹر اور دیگر ایجادوں سے بڑھ کر نہ ہو تو ہم ذمہ دار اس کا استعمال وزن کو بڑھاتا اور چہرے کو گلاب کے پھول کی مانند سرخ کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ

تریاق معدہ رجسٹرڈ

پیٹ درد۔ نفخ۔ بدہضمی اور کمزوری معدہ کے لئے بہترین چیز ہے۔ قیمت اونس آٹھ آنے

موتی منجن

تمام گندے اور بدبودار جراثیم کو ہلاک کر کے دانتوں کو مضبوط اور موتی کی طرح سفید بناتا ہے قیمت صرف بارہ آنہ

طاقت کی گولی رجسٹرڈ

اسم بامسمیٰ ناطاقتی اور کمزوری کو دور کر کے تندرست اور طاقتور بنا کر صاحب اولاد بنا دیتی ہے خوراک ایک ماہ پانچ روپے

روغن عنبری

جادو ہے جادو۔ بیرونی مالش سے ہی تمام اعصاب طاقتور ہو جاتے ہیں بالکل بے ضرر اور نئی ایجاد ہے فی شیشی دو روپے

کشتہ فولاد

ضعف جگر کو دور کرتا۔ اور خون صالح پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتا اور وزن کو بڑھاتا ہے مستورات اور مردوں کے لئے یکساں مفید ہے ——— خوراک چاول تا ایک رتی تولہ پانچ روپے فی ماشہ آٹھ آنہ

حب اکسیر

اگر تازہ خون کا سرمایہ ختم ہو چکا ہو بدن کا اعصابی نظام ڈھیلا اور بوجہ سیلان کمزور ہو رہا ہو تو حب اکسیر نوجوانوں کی تمام شکایتوں کا بہترین علاج ہے۔ خوراک ایک ماہ تین روپے

حب فولادی

کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتی۔ اور فولادی طاقت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے عجیب چیز ہے۔ دل میں امنگ اور جوانی کی ترنگ پیدا کرنے کے لئے ایکبار ضرور استعمال کیجئے قیمت ساٹھ گولی تین روپے

اکسیر گردہ

درد گردہ کا بے مثال اور بہترین علاج ہے صدری نسخہ بارہا آزمودہ ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ

حب مروارید

ضعف دل۔ کمی خون۔ اعضاء رئیسہ کی کمزوری کے لئے صرف مفید۔ دل ایک گولی صبح اور شام استعمال کریں۔ دل کو طاقتور بناتی اور خون کثرت سے پیدا کرتی ہے ساٹھ گولی پانچ روپے

اکسیر گوش

بہرہ پن۔ کان درد۔ بہرا پن۔ کھجلی پیپ آنا وغیرہ۔ غرض کان کی ہر ایک بیماری کا بہترین اور لاجواب علاج ہے۔ قیمت فی شیشی لوشن ایک روپیہ

سیلان الرحم

مستورات کی سیلان الرحم اور اس کی کمزوری کے دفعیہ کا شرطیہ علاج ہے تولہ دو روپے

اکسیر النساء

ماہواری ایام کی کمی بیشی تکلیف سے آنا۔ درد۔ نفخ وغیرہ کا بہترین تریاق ہے۔ خوراک دو ہفتہ دو روپے

اکسیر طحال

تلی کا درد۔ ورم۔ سوزش دور کر کے مریض کو تندرست بنا دیتی ہے قیمت صرف اڑھائی روپیہ

حب جواہر

ان مقویہ اکال گولیوں نے طبی دنیا میں انقلاب برپا کر دیا۔ تمام امراض معدہ جگر اور تلی میں تیزابیت۔ نفخ پیٹ درد۔ ہوا گولا۔ بھوک کی کمی۔ پیچش اور قبض کے لئے بہترین اور لاجواب ہیں چہرے کی زردی کو دور کر کے بشاش اور ہنس مکھ بناتی ہیں۔ آلات غذائیہ غذا کو ہضم کر کے خون صالح پیدا کرتے ہیں۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ یوں سمجھیے یہ گولیاں طب یونانی کا نچوڑ ہیں۔ اور دائمی قبض کے لئے اکسیر مجرب ہیں۔ قیمت فی بڑی شیشی ۱؎ ۔ فی سینکڑہ ۸؎

مریض آنکھ

کے لئے آسمان پر ستارے نہیں چمکتے۔ زمین پر چراغ روشن نہیں ہوتے۔ بلبلوں کی نوا میں نغموں کی گونج اسے بُری ہی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی کا تجویز فرمودہ سرمہ نور رجسٹرڈ کے استعمال کے بعد نورانی آنکھوں کے سامنے جگمگاتے تارے۔ روشن دیئے۔ لہلہاتے پودے۔ سرسبز کھیت اور ہر چیز مسکرانے کے لئے آنکھوں کی منتظر ہوتی ہے ——— قیمت تولہ دو روپے چھ ماشہ ایک روپیہ

ہر مرض کا علاج بذریعہ خط و کتابت کیا جاتا ہے۔ جواب کے لئے ہمراہی کارڈ یا ٹکٹ آنے چاہئیں۔

ملنے کا پتہ:۔ مینجر شفاخانہ رفیق حیات متصل منارۃ المسیح قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

منیلا ۲۴ر اگست۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ جب جاپانی وفد کے دونوں طیارے منیلا کے ہوائی اڈے سے اڑ کر جاپان کی طرف جا رہے تھے۔ تو ان میں سے ایک طیارہ ایک کھائی میں گر گیا۔ طیارے کو نقصان پہنچا۔ لیکن کسی جاپانی نمائندے کے چوٹ نہ آئی۔

لاہور ۲۴ر اگست۔ آنریبل ملک سر فیروز خاں نون ڈیفنس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اور وہ پنجاب اسمبلی کے عام انتخابات میں حصہ لینے کی تیاری کے لئے بہت جلد پنجاب آئینگے۔ آپ مسلم لیگ کے ٹکٹ پر ملک خضر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب کے مقابلے میں کھڑے ہونگے۔ یہ انتخابات سردیوں کے آخری حصے میں شروع ہونگے۔ ملک سر فیروز خاں نون اس اثناء میں اپنے علاقے کا دورہ کریں گے۔ اور عوام کو مشورہ دیں گے۔ کہ انہیں صرف مسلم لیگ کے نمائندوں کے لئے ووٹ دینے چاہئیں۔

قاہرہ ۲۴ر اگست۔ چند روز پیشتر شہزادہ سیف الاسلام آف یمن قاہرہ تشریف لائے تھے۔ آپ کے ورود کی وجہ سے مصر اور یمن میں ایک نیا معاہدہ ہو گیا ہے۔

بلگریڈ ۲۴ر اگست۔ حکومت یوگوسلاویہ نے اتحادی ملکوں سے درخواست کی ہے۔ کہ مفتی اعظم فلسطین کو جنگی مجرم قرار دیا جائے۔

ماسکو ۲۴ر اگست۔ مارشل سٹالن نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ روسی فوجوں نے سارے منچوریا پر قبضہ کر لیا ہے۔ اب جاپانی جھنڈوں کی جگہ روسی جھنڈے لہرا رہے ہیں۔ بدھ کے دن تک ۳۵ ہزار جاپانی افسر اور سپاہی پکڑے جا چکے ہیں۔ جن میں پندرہ جرنیل بھی ہیں۔ پوئیے کو بھی پکڑ کر نظر بند کر دیا گیا ہے۔ یہ اس علاقہ میں جاپانی کمانڈر تھا۔

لنڈن ۲۴ر اگست۔ کل رات سائیگان ریڈیو نے لارڈ مونٹ بیٹن کے نام ایک اعلان نشر کیا۔ جس میں اس نے بتایا۔ کہ حضور کی ہدایات کی بناء پر آپ کی خدمت میں جاپانی وفد رنگون بھیجا جا رہا ہے۔ جو آپ سے ہتھیار ڈالنے کے متعلق بات چیت کرے گا۔ اسے مکمل اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔ اور یہ بھی ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ اس علاقہ میں جاپانیوں سے ہتھیار رکھوانے کا کام کرے۔ اور آپ اس سے جو کچھ پوچھیں۔ اس کا جواب دے۔ یہ مشن ۲۶ر اگست کو رنگون میں میگڈالن کے ہوائی میدان میں اترے گا۔ اس مشن میں لیفٹیننٹ جنرل نماتا اور دوسرے جاپانی افسر ہونگے۔

واشنگٹن ۲۴ر اگست۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ جاپانی کیبنٹ کا ایک غیر معمولی اجلاس اگلے ماہ کی پہلی تاریخ ہوگا۔ جس میں جاپانی قوم کو بتایا جائیگا۔ کہ جاپان کس طرح ہارا ہے۔ یہ اجلاس تین دن تک رہیگا۔

واشنگٹن ۲۴ر اگست۔ جاپانی کیبنٹ میں دو اہم تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ (۱) جنرل متسو اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے ہیں (۲) دوسرے شیموسورا کو وار منسٹر مقرر کیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۴ر اگست۔ کل ہاؤس آف لارڈز اور ہاؤس آف کامنز میں اتحادی اقوام کے چارٹر کی تحریک پاس ہو گئی۔ مسٹر بیون فارن سیکرٹری نے کہا۔ کہ ساری دنیا کا امن اس بات میں ہے۔ کہ تمام بڑے بڑے ممالک بڑے بڑے امور میں ایک ہی رائے رکھیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ یہ چارٹر ہر گرجا میں اور تمام پبلک جگہوں پر آویزاں کیا جائے۔ مزدوروں کی ہر مجلس اور اجتماع میں رکھا جائے۔ تاکہ لوگوں کو اس چارٹر کا مضمون ہر وقت ذہن نشین رہے۔ اور اس پر وہ عمل کرنے کی کوشش کریں۔

لنڈن ۲۴ر اگست۔ پہلی اتحادی فوج ۲۸ر تاریخ کو خلیج جاپان میں اتر پڑیگی۔ برطانیہ کے دو جہاز "ڈیوک آف یارک" اور "کنگ جارج دی ففتھ" اور امریکہ کا جہاز میسوری کروزروں اور ڈسٹرائروں کی حفاظت میں خلیج میں داخل ہوں گے۔ ان میں ۵۰۰ سپاہی اور افسر ہونگے۔

لنڈن ۲۴ر اگست۔ مسٹر اٹیلی نے ہوس آف کامنز میں ایک بیان میں کہا۔ کہ اتحادی فوجوں کے ہانگ کانگ میں اترنے کے انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔

واشنگٹن ۲۴ر اگست۔ صدر ٹرومین نے اخباری نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ انہوں نے جنرل ڈیگال سے مختلف معاملات پر گفتگو کی۔ زیادہ تر تذکرہ ہند چینی کے متعلق رہا۔

اسکندریہ ۲۴ر اگست۔ یونیورسٹی "الازھر" کے شیخ الجامعہ شیخ مصطفیٰ المراغی انتقال فرما گئے ہیں۔ آپ کی عمر ۶۴ برس کی تھی۔ ۲۱ر اگست کو بعد دوپہر احمد پاشا بھی انتقال کر گئے۔ آپ پہلے مصر کے وزیر اعظم رہ چکے تھے۔ اور آپ کی عمر ۸۳ برس کی تھی۔ دونوں جنازے قاہرہ سے اسکندریہ بھیجے جا رہے ہیں۔ جہاں تجہیز و تکفین کا سرکاری طور پر انتظام کیا جائے گا۔

بیروت ۲۴ر اگست۔ دمشق سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ وزیر اعظم شام نے اپنی وزارت کا استعفیٰ صدر شام کے حوالہ کر دیا ہے۔ صدر نے وزیر اعظم سے درخواست کی ہے۔ کہ جب تک نئی گورنمنٹ مرتب نہیں ہوتی۔ اس وقت تک وہ سرکاری کام جاری رکھیں۔

واشنگٹن ۲۴ر اگست۔ امریکہ کے محکمہ خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ شاہ رومانیہ نے امریکہ برطانیہ اور روس سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ انہیں نئی گورنمنٹ بنانے میں مدد دیں۔ جسے تین بڑے اتحادی لیڈر تسلیم کریں۔ اور جو معاہدہ امن طے کر سکے۔

لنڈن ۲۴ر اگست۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ جنگ کے دوران میں جاپان پر ہوائی حملوں کے دوران میں جاپان کی کل آبادی کا ۱/۸ حصہ یعنی ایک کروڑ اشخاص زخمی اور لاپتہ ہوئے۔

لاہور ۲۴ر اگست سونا ۱۳/۶۶ روپے چاندی ۱۱/۱۳/- پونڈ ۸/۱۳/- امرتسر سونا ۶۸/- چاندی ۱۱/۱۳/- پونڈ ۸/۱۳ روپے۔

الہ آباد ۲۴ر اگست۔ الہ آباد کے یونیورسٹی کے فزیکس ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ پروفیسر نے بین الاقوامی معاملات کے متعلق ہندوستانی کونسل کی ایک میٹنگ میں کہا۔ کہ ہر ملک کے سائنسدان ایٹم بم تیار کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ کافی روپیہ اور ٹیکنیکل ذرائع حاصل ہوں۔ تو ایٹم بم پانچ چھ ماہ میں تیار ہو سکتا ہے۔

کراچی ۲۴ر اگست۔ ایک سرکاری ترجمان کو گورنر سندھ نے انٹرویو کرنے کے بعد بتایا۔ کہ سندھ اسمبلی کو ایک دو روز میں توڑ دیا جائیگا۔

چنگکنگ ۲۴ر اگست۔ امریکن فوج کے ہیڈ کوارٹرز سے یہ بات چیت ہو رہی ہے۔ کہ اتحادی ملکوں کے باشندوں کو آزاد کرا کر بہت جلد گھروں کو بھیج دیا جائے۔ ہر ملک اپنے اپنے آدمیوں کا خود ذمہ وار ہوگا۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ کتنے ہندوستانی قید میں ہیں۔ اور وہ کس کس جگہ ہیں۔

نئی دہلی ۲۴ر اگست لارڈ ویول حکومت برطانیہ سے مشورہ کرنے کے لئے آج بعد دوپہر انگلستان کے لئے روانہ ہو گئے۔ اور گورنر بمبئی ان کی جگہ پر پہنچ گئے ہیں۔

واشنگٹن ۲۴ر اگست۔ حکومت امریکہ کے وزیر خارجہ نے بتایا۔ کہ حکومت امریکہ نے بوڈاپسٹ سے چار امریکی اخبار نویسوں کے اخراج پر روس کے پاس احتجاج کیا ہے۔ پوٹسڈم میں فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک پر جماعت احمدیہ کلکتہ کی شاندار مالی قربانی

تعمیر مسجد کے لئے قریباً ایک لاکھ روپیہ کی زمین خریدلی

کلکتہ ۲۳ر اگست۔ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ آج کلکتہ کی مسجد احمدیہ کے لئے زمین خرید لی گئی ہے۔ الحمدللہ۔ اور اسکی قیمت ۹۲ ہزار روپیہ ادا کر دی گئی ہے۔

الفضل۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہندوستان کے مختلف بڑے بڑے شہروں میں مساجد تعمیر کرنے کے متعلق ایک خطبہ جمعہ میں جو تحریک فرمائی تھی۔ اس پر لبیک کہتے ہوئے سب سے پہلے جماعت احمدیہ کلکتہ نے شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ جس پر ہم اسے مبارکباد کہتے اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ جلد سے جلد احباب کلکتہ کو مسجد کی تعمیر کی توفیق عطا کرے۔ اور اسے خیر و برکت اور ترقی کا موجب بنائے۔